السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عورت اپنے نفس کا یا عورت عورت کا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عورت نہ خود اپنا نکاح کر سکتی ہے اور نہ دوسری عورت کا نکاح کر سکتی ہے

وَلَا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا ۚ ... سورة البقرة ۲۲۱

(اور نہ (اپنی عورتیں) مشرک مردوں کے نکاح میں دو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں)

وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ ... سورة النور ۳۲

(اور اپنے میں سے بے نکاح مردوں اور عورتوں کا نکاح کردو)

ائشة رضی اللہ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : "أیما امرأة نکحت بغیر إذن ولیها فنکاحها باطل فنکاحها باطل، فنکاحها باطل، [1]

(رواہ احمد والترمذی وابو داؤد ابن ماجہ والدارمی)

(عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے اس کا نکاح باطل ہے اس کا نکاح باطل ہے)

أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : "لاتُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ، وَلاتُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَإِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِي تُزَوِّجُ نَفْسَهَا".[2] واللہ تعالیٰ اعلم۔

(ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرے نہ عورت خود اپنا نکاح کرے کیوں کہ بدکار عورت ہی اپنا نکاح خود کرتی ہے) کتبہ محمد عبداللہ

یہ جواب بہت صحیح ہے نہ عورت عورت کی ولی ہو سکتی ہے نہ اپنا نکاح بغیر ولی کے کر سکتی ہے جیسا کہ احادیث مذکورہ سے ثابت ہے یہی مسلک محدثین رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں یہ باب منعقد کیا۔

باب من قال لا نکاح الا بولی لقوله تعالیٰ : وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ (البقرہ: 232) فدخل فیہ الثیب وکذلک البکر لوگ جو یہ حدیث پیش کیا کرتے ہیں :

الأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا اس کا جواب اسی حدیث کے تحت میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں اس طرح دیا ہے

وقد احتج بعض الناس فی اجازۃ النکاح بغیر ولی بهذا الحدیث، ولیس فی هذا الحدیث ما احتجوا به؛لأنه قد روي من غیر وجه عن ابن عباس -رضی اللہ عنهما- عن النبی -صلی اللہ علیه وسلم- (لا نکاح إلا بولی) وهكذا أفتى به ابن عباس بعد النبی -صلی اللہ علیه وسلم- فقال: لا نکاح إلا بولی وإنما معنى قول النبی -صلی اللہ علیه وسلم- (الأیم أحق بنفسها من ولیها) عند أکثر أهل العلم: أن الولی لا یزوجها إلا برضاها وأمرها، [3]

(بعض لوگوں نے ولی کے بغیر نکاح کے جواز پر اس حدیث سے احتجاج کیا ہے حالاں کہ اس میں ان کی کوئی دلیل نہیں ہے کیوں کہ متعدد طرق سے مروی ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ولی کے بغیر کوئی نکاح نہیں سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہی فتویٰ دیا ہے کہ ولی کے بغیر کوئی نکاح نہیں اس حدیث الأیم أحق بنفسها من ولیها کا معنی اکثر اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ ولی صرف اس کی رضا اور امر ہی سے اس کا نکاح کرے گا) کتبہ : محمد عبدالجبار عمرپوری۔

---

[1]۔ مسند احمد (6/47) سنن الدارمی (2/185) سنن ابی داؤد رقم الحدیث (2083) سنن الترمذی رقم الحدیث (1102) سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (879)

[2]۔ سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (1882) اس حدیث کے آخری الفاظ فَإِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِي تُزَوِّجُ نَفْسَهَا" مرفوع نہیں بلکہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکر کردہ الفاظ ہیں دیکھیں سنن الدار قطنی (3/227) سنن البیہقی (7/110) رواہ الغلیل (6/249)

[3]۔ سنن الترمذی رقم الحدیث (1108)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ: 469

محدث فتویٰ